Reg No 1093

THE ALHAKAM

Qadian

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

بیا در بزم ستان تا بہ بینی عالمے دیگر

بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

الحکم

ایڈیٹر۔ شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

قیمت سالانہ۔ والیان ریاست و اراکین سلسلہ عوام روپیہ

مدینۃ المسیح قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل اور کرم سے شائع ہوتا ہے

چہ گویم با تو گر آئی چہار قادیان بینی ✤ دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

جلد ۲۶ | مورخہ ۲۸ جولائی سنہ ۱۹۲۲ء | نمبر ۲۸

مبارک باد

مبارک! مبارک!! مبارک!!!

بابرگ و بار ہو دین اک سے ہزار ہو دین
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

جماعت احمدیہ کو مژدہ ہو ۱۷ جولائی سنہ ۲۲ء کو بروز جمعرات ہمارے پیارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مذکورہ بالا دعا کی قبولیت کا نشان ظاہر ہوا کہ حضرت صاحبزادہ جناب مرزا بشیر احمد صاحب باوقار اور فخر دیار کے مشکوٰۃ معلیٰ مین۔

فرزند ارجمند تولد ہوا!

اس مبارک موقعہ پر دیرینہ خادم الحکم اپنی اور تمام جماعت احمدیہ کی طرف سے خاندان نبوت اور حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی خدمت مین صدق دل سے مبارک باد عرض کرتا ہے

گر قبول افتد زہے عز و شرف

اور دعا کرتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ مولود مسعود کو اسلامی ترقیات کا موجب بنائے اور نیز پیشگوئی رجال من ابنا فارس کا پورا کرنیوالا ہو اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤن کا جو آپنے اپنی اولاد کے واسطے کی ہین وارث ہو آمین

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کا ایک ایک فرد آپکی صداقت کا ایک نشان ہی اور جماعت احمدیہ کیلئے ازدیاد ایمانی کا موجب ہی۔ اور خصوصاً آریون کے لئے کیونکہ ان کے وکیل پنڈت لیکھرام نے لکھا تھا کہ آپکی ذریت بالکل منقطع ہو جاویگی۔ اور آپکی نسل ترقی نہین کریگی مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا نے وعدہ دیا کہ مین تجھے صالح اولاد عطا کرونگا اور پھر آپکو ابراہیم کہا گیا جس کی یہ مراد تھی کہ آپکو حضرت ابراہیم کیطرح کثرت سے اولاد دیجائیگی۔ سو خدا تعالیٰ نے آپکی اولاد مین برکت دی

آریہ سماج نے اپنی آنکھون سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غیر معمولی ترقی کو دیکھ لیا۔ اور پنڈت لیکھرام کا ابتر اور مقطوع النسل ہونے کا بھی انھون نے مشاہدہ کر لیا پس خاندان مسیح موعودؑ کا ایک ایک فرد آریہ سماج کے لئے صداقت اسلام کی دلیل اور آریہ سماج کے بطلان کا بین ثبوت ہے

کاش کہ آریہ سماج غور کرے

(قایمقام ایڈیٹر)

خواجہ پریس سٹالہ مین باہتمام احمد وجودی پرنٹر کے چھپا اور شیخ یعقوب علی پبلشر نے تراب منزل قادیان سے شائع کیا

نظم الوداع

مولوی غلام احمد صاحب اختر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہین آپ پہلے چاچڑان شریف کے مرید تھے - حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان بلند کا جو اعتراف فرمایا اس نے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی کا شرف عطا کیا آپ فارسی زبان کے نہایت قابل شاعر ہین اور اہل زبان کی طرح مالکانہ قدرت فارسی زبان پر رکھتے ہین ۸ رجولائی ۱۹۴۴ء کو یہ نظم آپ نے بعد عصر حضرت کے حضور پڑہی

ایڈیٹر

نفس اربہ آہ رسا رسد نمے از اثر بدعا رسد
چو بکوچۂ تو فرا رسد دل خون گرفتہ بجا رسد
زبتان اگرچہ جفا رسد بلباس ناز وادا رسد
دم واپسین است درنگ مار مہت اژدہا و نہنگ ما
نگہے ز چشم سیاہ تو دل و دین فگندہ براہ تو
زخرام ناز تو ای صنم شدہ حشر فتنہ بھر قدم
رخ شرمگین تو از حیا بہ نگاہ گفت مکن جفا
ز صنم برانچہ فرا رسد چہ کرم چہ جور و جفا رسد
بہ نگاہ ناز تو ای صنم دل ما ست شیفتہ ستم
چو بخواندۂ بعنایتے عجب است بعد ولایتے
چو نگاہ ناز خدنگ شد بت ما بسیر فرنگ شد
بقدست چو فتد نظر نبود ز دل نہ ز خود خبر
بفرنگ شیفتہ ہنر نبود ز عشق خدا خبر
پئے دین چو شیر و پلنگ رو بشکار شام و فرنگ رو
چو مسیح حربہ بچنگ کن بشتاب عزم فرنگ کن
تو بعقل و دین شدہ کاملی تر و خشک ہر دو چو ساحلی
تو بفضل جان جہان شدی تو سحاب عالم جان شدی
بشہود حسن محمدی بنمود مہدی و احمدی
بشتاب عزم فرنگ کن ہمہ آبگینہ ز سنگ کن
بعرب عجم تو یکے بسی ہمہ یکیس اند تو یک کسے
بدر تو ہر کہ فرا رسد اگر از فرنگ خطا رسد
ز نگہ بنور و ضیا رسد شود اختر ار چہ گدا رسد

ز خرام ناز تو پا رسد کہ غبار ما بسما رسد
بسرشک سرد کف پا رسد کہ ز خون ما بحنا رسد
بحقیقت آنچہ بما رسد دل مہربان ز شما رسد
خم چین زلف فرنگ ما چہ بہ اگر بیشن ما رسد
کف خاک ما ست گواہ تو کہ بجائے سرمہ فرا رسد
بفرنگ و مصر و عرب عجم دم نفخ صور ز پا رسد
زدہ قوس حاجبت این نوا کہ مبا ز دبخطا رسد
ز دل شکستہ دعا رسد کہ ہمہ بناز وادا رسد
ز تغافل آہ فسون مدم کہ اجل بفصد دوا رسد
کرم و غنا ست بغایتے کہ نہ دست عقل رسا رسد
کہ ز صید عقل درنگ شد ہمہ جا کمند رسا رسد
چو رسی بملک بعید تر چہ زما بیاد شما رسد
بجمالت ار فتدش نظر ز جنون بعقل دوتا رسد
بشکن صلیب و بجنگ شو کہ ظفر بہ دین خدا رسد
بصف و جاجلہ جنگ کن کہ خدا بنصر تو وا رسد
تو بہ بحر شام مماثلی کہ بشرق و غرب بجا رسد
سوئے کشت مردہ روان شدی کہ ہمہ بر گ و نوا رسد
تو امام چار دہم صدی بہ تو قوم تا بخدا رسد
بہ نفس زدودن زنگ کن کہ دل جہان بصفا رسد
بہ امان روی بظفر رسی ز تو بحر و بر بضیا رسد

دارالامان کی خبرین

(۱) تمام خاندان نبوت بخیر و عافیت ہے

(۲) سلسلہ کے تمام کام عمدگی اور انتظام سے جاری ہین

(۳) موسم برسات قریب آرہا ہے - ۲۰-۲۱ جولائی کو خفیف سی بارش ہوئی -

(۴) جناب سیٹھ ابوبکر یوسف جمال صاحب آف جدہ مع اہل و عیال حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی روانگی سے قبل قادیان پہنچ گئے تھے کچھ عرصہ دارالامان مین قیام رکھین گے

(۵) ۲۰ رجولائی کو مولوی ناصرالدین صاحب مولوی فاضل فارغ التحصیل مدرسہ احمدیہ ضلع ہوشیارپور مین اور مولوی عبدالکریم صاحب مولوی فاضل ضلع جالندہر مین اور مولوی فضل الدین صاحب مولوی فاضل فارغ التحصیل مدرسہ احمدیہ ضلع جہلم مین تبلیغ کے لئے بھیجے گئے ہین خدا تعالیٰ ہر سہ اصحاب کو مظفر و منصور کرے -

(۶) ۱۹ جولائی کو مولوی ارجمند خان صاحب مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قلعہ ارنداد مین تین ماہ کے لئے اگرہ تشریف لیگئے

(۷) نماز عصر کے بعد مسجد اقصیٰ مین جناب مولوی شیر علی صاحب قرآن مجید کا اور جناب مولوی سید سرور شاہ صاحب بخاری حدیث کا درس دیتے ہین -

(۸) مدرسہ احمدیہ موسمی تعطیلات ہو جانے سے بند ہے تعلیم الاسلام ہائی سکول ۱۹ جولائی کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے فرزند ارجمند کے تولد کی خوشی مین بند رہا اور ۲۰ جولائی کو بوجہ بارش ہو نیکے -

(۹) ۲۱ رجولائی کو حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب نے اپنے صاحبزادہ مفتی عبدالسلام کی تقریب ولیمہ پر امراء و غربا کو وقت معینہ پر ایک پرتکلف دعوت دی -

(۱۰) خدا تعالیٰ کا فضل ہے - کہ مدرسہ احمدیہ قادیان کے مولوی فاضل کلاس کا نتیجہ پنجاب یونیورسٹی مین ہمیشہ اعلیٰ درجہ پر رہا ہے امسال آٹھ طلباء شامل امتحان ہوئے تھے جنمین سے ایک فیل اور سات پاس ہوئے خدا تعالیٰ سب کو خادم دین بنائے آمین -

اور اس تقریب پر ہم افسر و منیجر و ہیڈ ماسٹر اور باقی اساتذہ مدرسہ احمدیہ کی خدمت مین مبارکباد عرض کرتے ہین -

پاس ہونے والے اصحاب کے نام حسب ذیل ہین -

(۱) مولوی اللہ دتا صاحب جالندہری (۲) مولوی عبداللہ صاحب ہزاروی (۳) مولوی فضل الدین صاحب (۴) مولوی تاج الدین صاحب لائلپوری (۵) مولوی عبداللہ صاحب مالاباری (۶) مولوی عزیز بخش صاحب (۷) مولوی عبدالغفور صاحب

جماعت احمدیہ کو مدرسہ احمدیہ کی طرف خاص طور سے توجہ کرنی چاہیئے اور علم دین کے حاصل کرانیکے لئے اپنے لڑکون کو مدرسہ احمدیہ مین داخل کرانا چاہیئے -

سفر خلیفۃ المسیح ثانی کا سفر یورپ

بٹالہ سے بمبئی تک کے تفصیلی حالات

احباب بیاد رکھیں کہ اخبار ہذا ریویو میں وہ تصویرات جو سفر نامہ میں ہو سکتی ہیں نہیں ہوں گی۔ خاکسار یعقوب علی تراب قادیانی

بٹالہ سٹیشن

بٹالہ سٹیشن پر گاڑی آچکی تھی۔ جب حضور کی موٹر سٹیشن پر آئی۔ دیر سے پہونچنے کی وجہ ایک تو پیرا اچا پر لوگوں سے مصافحہ کرنے میں بہت وقت صرف ہوا۔ پونے دس بجے قریب وہاں سے روانہ ہوئے تھے۔ پھر راستہ میں موٹر اپنی معمولی امراض میں مبتلا ہوتے رہے۔ اور حضرت اگر کچھ آگے نکل جاتے تو ٹھیر کر دوسری موٹر کا انتظار فرماتے۔ باوجودیکہ وقت تنگ ہو۔ ہاتھا اور خدام سفر گھبرا رہے تھے کہ مبادا ٹرین نکل جاوے مگر حضرت کے چہرہ پر اطمینان اور مستقل مزاجی کی رو دوڑتی نظر آتی تھی۔ باوجودیکہ موٹر دیر سے پہونچے اور گاڑی بھی آچکی تھی لیکن آپ اسی اطمینان سے اُترے اور احباب سے مصافحہ کرنے میں مصروف ہو گئے

انتظام

بٹالہ سٹیشن پر احباب۔ وخدام اور دوسرے لوگوں کا اس قدر جمع ہو گیا تھا کہ جماعت بٹالہ نے باوجود یکہ فوٹو کا انتظام کیا ہوا تھا مگر اس میں کامیابی نہ ہو سکی جس طرح سمندر میں موج اٹھتی ہے اسی طرح انسانوں کی یہ متحرک موج ایک عجیب منظر پیش کرتی تھی۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے بھی فوٹو لینا چاہا اور بٹالہ کے اصحاب نے بھی بہت کوشش کی مگر کامیابی محال ہو چکی تھی۔ بٹالہ اسٹیشن پر ضلع گورداسپور کی مختلف جماعتوں کے نمائندے کثیر تعداد میں موجود تھے اور چونکہ بٹالہ

باب القادیان ہے

اس لئے قادیان کے اکثر احباب بھی مشایعت کے لئے یہاں آئے اور بعض اُن میں سے سہارنپور تک پہونچے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب۔ میاں فخر الدین صاحب۔ ایک کتاب گھر اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل سہارنپور تک آئے۔ منشی فضل کریم صاحب کاد وسرا لڑکا لودہانہ تک ساتھ آیا۔ ان کے علاوہ خان صاحب منشی فرزند علی صاحب جو راولپنڈی سے قادیان آئے تھے وہ جالندھر تک سعادت اندوز رہے۔

گاڑی کی روانگی

گاڑی کی روانگی کا نظارہ قابل دید تھا۔ پلیٹ فارم پر آدمی پائدانوں پر کھڑے تھے۔ اور سیکڑوں کی تعداد میں گاڑی کے ساتھ دوڑتے تھے اور اپنی انتہائی کوشش سے ایسی مسابقت کرنا چاہتے تھے کہ اس سے آگے نکل کر اپنے آقا کے پاس پہونچ جاویں۔ اور مصافحہ کر لیں۔

اخلاص قربانی کیلئے تیار کر دیتا ہے

دراصل نفسیات کا یہ سر ہے کہ جب کسی چیز کی محبت غالب آجاتی ہے تو اس کے لئے انسان ہر قسم کی قربانی حتیٰ کہ اپنی جان کی بھی قربان کر دینا آسان سمجھتا ہے۔ ان دوستوں کے جذبات محبت و اخلاص اور ہر اس جان میں ایک جنگ ہو رہی تھی۔ آخر محبت، خوف پر غالب آئی۔ اس لئے انہوں نے مصافحہ اور خدا حافظ کہنے کی اس جدوجہد میں اگر خدانخواستہ پاؤں پھسل گیا یا دھکہ لگا تو کیا نتیجہ ہوگا۔ ذرا بھی پروانہ کی گاڑی اپنی رفتار سے دوڑتی تھی اور احباب۔ ساتھ ساتھ دوڑتے اور مصافحہ کرتے تھے۔ وہ وقت خطرہ کا تھا۔ اگر ایک ہی آدمی ہوتا تو ممکن تھا خطرہ کم ہوتا۔ مگر جب ایک کثیر تعداد دوڑتی ہوئی جا رہی ہو تو خطرات بڑھ جاتے ہیں ایک دوسرے کے دھکہ کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ

اس رُوح کے بغیر ترقی نہیں ہو سکتی

امام کیلئے اپنی ہر قربانی کا جذبہ پیدا کرو

جب تک کوئی قوم کوئی جماعت اپنے اندر یہ شعور پیدا کر کے فیصلہ نہیں کر لیتی کہ وہ اپنے امام کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے انشراح تام رکھتی ہے اس وقت تک اس کی کامیابی اور ترقی کا خیال ایک موہوم خیال ہوتا ہے اس حس کے پیدا ہونے کے یہ علامات تھے۔ اور ایسے ہی موقعہ پر اس کا امتحان ہو جاتا ہے۔ یہ بیشک ایک معمولی اور ادنیٰ سی بات تھی مگر اس سے قیاس کیا جا سکتا ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیوں فرمایا کہ تم میں سے کوئی مومن ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ میں اس کے باپ اور اولاد سے بھی بڑھ کر اس کا محبوب نہ ہو جاؤں۔

اس میں یہی مدعا ہے کہ قربانی کی رُوح کامل طور پر اسی محبت سے پیدا ہوتی ہے۔ بہرحال یہ نظارہ محبت امام کا ایک پیارا منظر تھا۔ جس کے ساتھ دیکھنے والوں کے لئے خوفناک منظر تھا۔ اور خطرہ تھا کہ کسی کو نقصان نہ پہونچ جائے۔

مگر یہ جماعت مخلصین دوڑتی رہی۔ جب تک پلیٹ فارم ختم نہ ہو گیا۔ اور ریل کی تیز رفتاری نے ان کو پیچھے نہ ڈال دیا۔ پائدانوں پر جو جماعت تھی وہ کھڑی رہی ہے۔

وسعت قلب کا ایک سرسری نظارہ

آپ کی گاڑی کا کمرہ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ مگر پھر بھی آپ نے کسی کو اندر آنے سے روکنے نہیں دیا۔ یہ اسی محبت کا نتیجہ تھا۔ جس سے یہ کشش اور جذب لوگوں میں پیدا ہوا۔ حقیقت میں آپ کی اسی محبت کی تاریں ہی تو تھیں جو دوسروں کو اپنی طرف کھینچتی ہیں اپنے خدام کے لئے آپ خود بھی ہر قربانی کو آسان سمجھتے ہیں۔ ریلوں میں آئے دن ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ کس طرح باوجود جگہ ہونے کے آپس میں لڑتے اور جھگڑتے ہیں اور یہاں حالت ہی اور ہے۔ شدید گرمی کا موسم ہے۔ اور ہجوم کا صحت پر برا اثر پڑتا ہے۔ مگر باوجود اس کے نہایت خوشی اور خندہ پیشانی سے مخلوق کو اندر جمع کر رہے ہیں یہ حقیقت ہے اس امر کی کہ

محبت محبت کو پیدا کرتی ہے

غرض گاڑی کی تیز رفتار نے نظروں سے بٹالہ کے منظر کو چھپا دیا۔ گرپائدانوں پر چڑھی ہوئی مخلوق اور اس نظارہ کا تصور دماغ میں اس کی یاد تازہ کرتا جاتا تھا کہ ہم امرتسر پہونچے۔ بٹالہ سے امرتسر تک کے سٹیشنوں پر زائرین کا ایک تانتا بندھا ہوا تھا۔

کثرت کام کا اثر

گاڑی میں میں نے سوال کیا کہ گذشتہ کئی ماہ سے جو مصروفیت ہے۔ اور جس کثرت سے کام ہوا ہے اس کے بعد صحت پر اب کیا اثر ہے۔ فرمایا:۔

"محسوس ہی نہیں ہوتا۔ اس وقت تک طبیعت اسی رَو میں جا رہی ہے جو کام کرنے کی حالت میں تھی۔ اصل میں جب ایک بہت بڑا احساس ہو تو دوسرے احساس اسکے نیچے دب جاتے ہیں۔ یہ میرا حال ہے۔ اس کام کی ضرورت اور اہمیت اور فکر نے مجھے اپنی صحت کا خیال آنے ہی نہیں دیا۔"

اخلاص و محبت کا ایک عجیب منظر

بٹالہ سٹیشن پر میں نے محبت و اخلاص کا ایک عجیب منظر دیکھا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ محبت رقت کس طرح پیدا کر دیتی ہے۔ میں نے ایک قریب بہ بلوغ لڑکے اور ایک بڈھے کو دیکھا کہ وہ چیخیں مار مار کر رو رہے تھے محض اس لئے کہ اس ہجوم میں ان کو زیارت اور مصافحہ کا موقعہ نہیں ملتا۔ اور وہ اتنی دوڑ دھوپ کر کے اپنے گاؤں سے اسی غرض کے لئے آئے تھے۔ یہ واقعات اپنے اثر اور کیف کو جس طرح قلوب میں ڈالتے ہیں وہ الفاظ سے بیان نہیں ہو سکتا۔ ایسے مناظر کا مفہوم صرف آنکھ دکھاتی ہے۔ گریاں زبان چشم بیان کرتی ہے۔ اور گوش دل ان رموز کو سنتا سمجھتا۔ اور بالآخر راحت حاصل کرتا ہے۔

دوسروں کا بھی حق ہے

ایک ہی کمرے میں چونکہ سب دوست نہ بیٹھ سکتے تھے اس لئے جنتپور جب پہونچے تو فرمایا کہ

"اب میں تھوڑی دیر ادھر جا کر بیٹھتا ہوں کہ سب کا حق ہے۔"

چنانچہ آپ دوسرے کمرہ میں تشریف لے گئے۔ یہ احساس مبارک جماعت کی تربیت کا اصلی راز ہے۔ آپ کو اپنے تمام خدام سے جو تعلق ہے وہ وہی ہے جو

ایک ماں کو اپنے بچوں سے ہوتا ہے

سفر کا معاملہ ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ ہر شخص اس کمرہ میں نہیں آسکتا جس میں آپ تھے۔ مگر آپ اس مقام پر بھی اور ایسے حالات میں بھی دوسروں کے جذباتی حقوق کی نگہداشت فرماتے ہیں اور اپنے عمل سے دکھاتے ہیں کہ جذباتی حقوق اور احساسات کی نگہداشت کس طرح ہو سکتی ہے۔

اپنے رفقاء سفر کو کئی مرتبہ ایک دوسرے کے احسان

کی نگہداشت کے لئے ہدایت فرما چکے ہیں اور میں نے ہمیشہ دیکھا ہے کہ آپ اس کا بہت خیال رکھتے ہیں۔ امرتسر پہونچ کر جب ہم سب خواجہ مظہر حسین صاحب کی کوٹھی پر پہونچ گئے۔ اور کھانے کے کمرے میں گئے تو آپ نے خاکسار عرفانی کو فرمایا کہ کھانے کا انتظام آنے والوں کے لئے ہے۔ یا صرف ہمارے لئے۔ اگر ہمارے ہی لئے ہے تب بھی سب کو بلالو۔ ایک کھانا دو کے لئے کافی ہوتا ہے۔"

اور فرمایا کہ ایسے طور پر یہ معلوم کرو کہ کسی کو ناگوار نہ گذرے۔ لیکن کھانے کا انتظام جماعت نے کیا ہوا تھا اور جب یہ معلوم ہو گیا کہ سب دوست جنہوں نے کھانا ابھی نہیں کھایا کھانے کے لئے آگئے ہیں۔ تب آپ نے کھانے کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

ایسا ہی کتھوننگل کے اسٹیشن پر ایک ہجوم دوڑ کر آیا۔ اور گاڑی میں جو پہلے ہی بھری ہوئی تھی مصافحہ کے لئے اندر آگھسا۔ کیونکہ اس امر نے آنے والوں کو ان کے گھروں سے جو کتھونگل سے دور تھے اس شدت گرما میں نکالا تھا۔ ہجوم مردمان سے تنفس اور پسینہ کی وجہ سے دم گھٹنے لگتا ہے اور جو حالت ہوتی ہے وہ سب جانتے ہیں۔ ایک دوست نے اس ہجوم کو۔ دیکھنا چاہا۔ آپ نے فرمایا۔

"دوست روکو۔ ملنے ہی کے لئے آئے ہیں آنے دو۔ وہ اسی غرض کے واسطے تو سفر کر کے آئے ہیں۔ کسی کو بھی نہ روکا جاوے۔"

اسی سٹیشن پر مولوی محمد اسماعیل صاحب کسی دوسری گاڑی میں سے نکل کر آئے۔ ان کو دیکھ کر مسکرا کر پوچھا۔

"آپ کب آگئے۔ ہم نے سمجھا تھا۔ چلے گئے۔ ایک دوست نے وثوق سے کہا تھا کہ چلے گئے۔"

اس استفساری تفسیر طویل ہے۔ آپ کو اپنے خدام سے جو تعلق ہے وہ اس کی شرح ہے۔

آپ کی مصروفیت کا عالم

باوجود احباب کی انبوہ ملاقات اور ان کے معروضات کے جواب کے آپ نے گاڑی میں بھی کام کو جاری رکھا۔ کتھونگل جب گاڑی چل پڑی تو آپ قلم کاغذ لے کر بیٹھ گئے اور آپ نے تین تار اپنے ہاتھ سے لکھے۔ ایک برلن کو۔ ایک بمبئی کو اور ایک دلی کو۔ بمبئی میں جو تار دیا گیا تھا۔ اس کا مفہوم یہ تھا کہ جب کی نماز میں تو قف کرو۔ تاکہ ہم شامل ہو جائیں۔ اس وقت تک پروگرام کے لحاظ سے یہی خیال تھا کہ بی۔ بی اینڈ سی۔ آئی ریلوے پر ہم سوار ہو سکیں گے۔ اسلئے آپ کا عزم تھا کہ گاڑی سے اترتے ہی عید کی نماز کو جائینگے لیکن جب سہارنپور آکر معلوم ہوا کہ ہم اس گاڑی کو مس کر چکے ہیں تو پھر تار دیا گیا کہ نماز پڑھ لیں۔

قدرتی طور پر انسان آرام چاہتا ہے اور پھر سفر میں اور بھی اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر حضرت امام کو دیکھو گزشتہ چار ماہ سے بے حد مصروف ہیں یہانتک کہ کبھی تین چار گھنٹہ سے زیادہ سو نہیں سکے۔ چنانچہ جب آپ سے ذوالفقار علیخان صاحب نے پوچھا کہ آپ کی نیند کا معمولی وقت کتنا ہے تو فرمایا وہ کوئی معمول ہی نہیں رہا۔ آپ کا یہ طرز عمل بالکل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس کلام کی عملی تفسیر ہے۔ ؎

ہمہ درد و رایں عالم امان و عافیت خواہد
چہ افتادایں سرما را کہ میخواہد مصیبت را

گاڑی کا انتظام اور ریلوے حکام کا شکریہ

بابو عبدالحمید صاحب سکرٹری لاہور نے حکام ریلوے سے ایک چٹھی کے ذریعہ خواہش کی تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز امام جماعت احمدیہ معہ اپنے خدام کے ولایت جا رہے ہیں۔ ان کے لئے ایک گاڑی ریزرو کی جاوے تاکہ راستہ میں تکلیف نہ ہو۔ حکام ریلوے نے اس کے متعلق ضروری احکام جاری کر دئے تھے اگرچہ یہ ایک ان کا عملی ضابطہ ہے مگر ہم کو جو شکر گذاری کی تعلیم دی گئی ہے اس کے لئے ان کے شکر گذار ہیں۔ اور بابو عبدالحمید صاحب کے ذریعہ لاہور کی جماعت کی یہ کوشش قابل تحسین۔

بٹالہ سے ہی ٹکٹ قلابہ تک کے لئے گئے تھے۔ جو بی۔ بی اینڈ سی۔ آئی ریلوے کا آخری سٹیشن ہے۔ اگرچہ یہ اسلئے کیا گیا تھا کہ ہم کو دہلی میں ٹکٹوں اور سامان سفر کے بک کرانے کے لئے تکلیف نہ ہو۔ گاڑی کے بروقت نہ پہونچ سکنے کی وجہ سے یہ بجائے خود کسی قدر تکلیف کا موجب ہوا۔ جیسا کہ قارئین کرام پڑھ چکے ہیں۔ سہارنپور سے ہم بمبئی میل میں سوار ہو چکے ہیں اور اسی میں اس وقت تک کہ میں یہ سطور لکھ رہا ہوں (۱۴ جولائی ۱۹۲۴ء ۱۰ بجے دن) جا رہے ہیں۔

مکرمی خانصاحب ذوالفقار علی خان صاحب کی رفاقت نے خدا کے فضل سے بہت مدد دی۔ ان کی دوڑ دھوپ، اور بعض شملہ کے احباب کے تعاون نے بمبئی میل میں انتظام کرا دیا۔ اور سامان جو بک ہو چکا تھا اسے بمبئی میل میں رکھوانے کے لئے بہت کوشش بیکار تھی اور خدا نے اس کے سامان کر دیئے۔

بیان قوم لوط

بارہویں پارہ میں ذکر آتا ہے کہ یجادلنا فی قوم لوط کہ حضرت ابراہیم قوم لوط کے بارہ میں ہم سے جھگڑنے لگے۔ آخر اُن کو فیصلہ سنایا گیا انہم اٰتیہم عذاب غیر مردود کہ ان سے عذاب نہیں ٹل سکتا ولما جاءت رسلنا لوطاً سیئ بہم وضاق بہم ذرعاً وقال ہذا یوم عصیب جب ہمارے بھیجے ہوئے لوط پاس آئے سیئ بہم قوم لوط نے ان کے آنے کو برا منایا اور اُن کے حق میں تنگ دلی سے کام لیا اور فراخ حوصلگی ترک کر دی اور انکی اس حالت جوش اور مخالفت کو دیکھ کر حضرت لوط نے کہا کہ خدا خیر کرے یہ دن بہت سخت نظر آتا ہے

نبی کا بڑا کام تبلیغ حق ہی ہوتا ہے اور اسی وجہ سے اسکو دوسروں پر سبقت ہوتی ہے۔ وہ تو لوگوں کے پیچھے پڑ کر جان کو خطرات میں ڈال کر بھی تبلیغ کرتے ہیں کیا ہو سکتا ہے کہ ان کے گھر میں کوئی شخص چلکر آئے اور وہ بجائے خوش ہونے کے اس کو برا مانیں۔

پس حضرت لوط نے ان کو برا نہیں مانا بلکہ قوم لوط نے ان کے آنے کو برا مانا کیونکہ چودھویں پارہ کی آیت "قالوا اَوَلَم ننہک عن العٰلمین سے ظاہر ہوتا ہے کہ قوم لوط نے حضرت لوط کو غیر اور اجنبی آدمیوں کو ان کے پاس آنے جانے سے منع کیا ہوا تھا کہ شاید ہماری مخالفت کی وجہ سے یہ غیروں سے تعلق پیدا کر کے ہماری تباہی کا موجب نہ بنے اسلئے قوم لوط نے اپنے فیصلہ کی خلاف ورزی ہوتے دیکھ کر سخت برا مانا اور اس کا فعلی ثبوت یہ دیا کہ وَجَاءَہٗ قومہٗ یُہرَعون الیہ۔ لوط کی قوم دوڑتی ہوئی اس کی طرف آئی۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے ان کا یہ قصور اور گستاخی کوئی نیا گناہ نہیں بلکہ وہ پہلے سے ہی بدیاں کرتے چلے آئے ہیں گویا وہ عادی مجرم ہیں۔

"قال یٰقوم ہٰؤلاء بناتی ہن اطہر لکم فاتقوا اللہ ولا تخزون فی ضیفی الیس منکم رجل رشید۔ انسان کا یہ فطرتی تقاضا ہے کہ گھر میں کوئی مہمان آیا ہوا ہو تو اسوقت کوئی گاؤں کا آدمی مہمان کے سامنے اس کو تو کر کے بھی پکارے تو اسکو ندامت اور شرمندگی ہوتی ہے۔ کہ میرا مہمان دل میں کیا خیال کرتا ہوگا۔ کہ گاؤں کے لوگوں میں بھی میری عزت ہے اس سے ایک شریف انسان اندازہ لگا سکتا ہے کہ اگر کسی شریف کے گھر میں معزز مہمان آئے ہوئے ہوں اسکے گھر میں اس کی بہو بیٹیاں بھی ہوں ایسی حالت میں ایک شخص نہیں بلکہ ایک جتھہ کا جتھہ بے تحاشہ اسکے گھر میں گھس آئے اسکے لئے کس قدر ذلت اور رسوائی کا موجب ہے۔ کیا اسکے دل میں یہ خیال نہیں آئے گا کہ میرے مہمان کیا کہتے ہونگے کہ یہ شخص اور اس کی لڑکیاں قوم میں یہی حیثیت رکھتے ہیں کہ ان کی عزت اور عصمت کی رتی بھر پروا نہیں کی جاتی سو اس فطرتی تقاضے کے مطابق قوم کی ایسی ناجائز مداخلت پر حضرت لوط نے اپنی قوم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ اے میری قوم تم جوش تعصب میں ایسے اندھے ہو کر میرے گھر میں آگھسے ہو کہ میری ان لڑکیوں کا بھی تم کو کچھ خیال نہیں آیا۔ ادھر میرے معزز مہمان میرے گھر میں بیٹھے ہیں گو تم اپنی اس حرکت سے اُن پر یہ ظاہر کرنا چاہتے ہو کہ یہ شریفانہ گھر ہے حالانکہ تمہارے نزدیک بھی یہ امر مسلم ہے کہ میری لڑکیاں پاک دامن ہیں۔ تم ان پر حرف گیری نہیں کر سکتے

پس کچھ تو خدا کا خوف کرو اور میرے مہمانوں میں مجھے رسوا نہ کرو کیا تم میں کوئی بھی بھلا آدمی نہیں حضرت لوط نے لڑکیوں کے ساتھ اپنی بیوی کا ذکر نہیں کیا ایک تو یہ کہ وہ عجوزہ بڑھیا تھی دوسرا اسلئے کہ وہ حضرت لوط کی مخالف تھی اور اپنی قوم سے ملی ہوئی تھی قالوا لقد علمت ما لنا فی بناتک من حق وانک لتعلم ما نرید۔ قوم لوط نے جواب دیا کہ تو اچھا بھلا جانتا ہے کہ تیری لڑکیوں کے بارے میں ہمیں کسی قسم کا حق نہیں پہنچتا کہ ہم ان کی عصمت میں ہاتھ ڈالیں اور نہ کسی قسم کی تصرف گیری کریں اس بہانہ سے تو ہمیں ملزم کرتا اور خود بری ہونا چاہتا ہے ہمارا اصلی ارادہ تو خوب جانتا ہے ہم بیشک تصرف گیری کرتے ہیں اور تو ہمارا مجرم ہے ہمنے جو تہکا دینا تھا کیا ہوا تھا کہ کوئی غیر اجنبی تیرے ہاں نہ آنے پائے۔ تو نے کیوں غیروں کو گھر میں گھسنے دیا۔ قال لو ان لی بکم قوۃ او اوی الی رکن شدید تب حضرت لوط نے کہا کاش مجھ میں تمہارے مقابلہ کی طاقت ہوتی یا کہ اب میں تمہاری پناہ میں آتا ہوں دوسری جگہ انبیوں نیا پارہ میں فرماتے ہیں رب نجنی واہلی مما یعملون۔ کہ اے میرے رب مجھے اور میرے اہل کو اس کارروائی سے جو یہ میرے مقابلہ میں کرنا چاہتے ہیں بچا پس اگر حضرت لوط کو فکر تھی تو صرف اپنی تھی کیونکہ قوم انہیں پر حملہ آور ہوئی تھی نہ کہ مہمانوں پر ورنہ حضرت لوط اپنے مہمانوں کے لئے انکی نجات کی دعا کرتے اسلئے مہمان بھی یہ کہتے ہیں قالوا یا لوط انا رسل ربک لن یصلوا الیک۔ کہ اے لوط ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں تیری دعا قبول ہو گئی ہے یہ لوگ ہرگز تجھ پر حملہ کرکے کامیاب نہیں ہو سکتے۔ وہ یہ نہیں کہتے کہ اے لوط تو ہماری فکر نہ کر ہم خدا کے رسول ہیں یہ لوگ ہمیں ہاتھ نہیں لگا سکتے بلکہ کہتے ہیں تو اپنی فکر کر جس سے ثابت ہے کہ وہ مہمانوں کو ایذا نہیں دینا چاہتے تھے۔ اسکے ساتھ ہی چودھویں پارے کی آیات کی تشریح بھی ضروری ہے تا تطبیق ہو کر مطلب واضح ہو جائے۔ وجاء اہل المدینۃ یستبشرون کہ جب فلما جاء آل لوط المرسلون۔ کے ماتحت حضرت لوط کے گھر خدا کے مرسل آئے تو شہر کے لوگ خوش خوش آپہنچے پہلی آیات میں قوم لوط کی نسبت سیئی بہم وضاق بہم ذرعا آیا ہے جس سے انکی ناراضگی اور غصہ کا پتہ لگتا ہے۔ اور یہاں پر لکھا ہے کہ وہ خوش خوش آئے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ بعض غصہ اور جوش مسرت آمیز ہوتا ہے۔ جیسا کہ کوئی شخص اپنے دشمن پر قابو پالے تو ایک طرف سے میں جوش انتقام اور غصہ ہوتا ہے اور دوسری طرف دشمن پر قابو پانے کی خوشی اور مسرت بھی ہوتی ہے تو چونکہ قوم لوط کو حضرت لوط سے بدلہ لینے کا ایک بہانہ مل گیا اس لئے غصہ اور جوش انتقام کے ساتھ انکو حضرت لوط کے گھر اجنبی آدمیوں کے آنیکے بہانہ سے خوشی بھی ہوئی۔ قال ان ہؤلاء ضیفی فلا تفضحون واتقوا اللہ ولا تخزون۔ حضرت لوط نے کہا خدا کا خوف کرو میرے مہمانوں میں مجھے ذلیل و رسوا نہ کرو۔ قالوا اولم ننہک عن العلمین۔ قوم لوط نے جواب دیا کہ ہم نے جو تجھے منع کیا ہوا تھا کہ تیرے گھر کوئی اجنبی آدمی نہ آنے پائے تو نے کیوں ہماری حکم عدولی کرکے غیروں کو گھر میں داخل کیا۔ قال ہؤلاء بناتی ان کنتم فاعلین۔ حضرت لوط نے جواب دیا کہ اگر میرے اس قصور کے متعلق تم کوئی کارروائی کرنے والے ہو تو تم کرو مگر میری ان لڑکیوں کا تو خیال کرو یہ کونسی انسانیت اور شرافت ہے کہ ایک شریف آدمی کے گھر میں بے تحاشہ آگھسے ہو شرم کرو۔ لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمہون۔ تیری عمر کی قسم وہ اپنی مخالفت اور تعصب کے نشے میں اندھے ہو رہے ہیں والسلام

خاکسار حافظ جمال احمد از سیالکوٹ

غیر احمدی مولویوں کی افسوسناک حالت

ایک دلچسپ مکالمہ

خاکسار اور برادرم بشیر علی صاحب کنجاہی آگرہ سے قادیان دارالامان آرہے تھے۔ غازی آباد سے جب ٹرین چلنے لگی تو جس ڈبہ میں ہم بیٹھے ہوئے تھے اسمیں پانچ مولوی غیر احمدی بھی آگئے۔ بیٹھتے ہی ان میں سے ایک نے سوال کیا۔

غیر احمدی۔ آپ کہاں جارہے ہیں۔

بشیر علی۔ آگرہ سے آرہے ہیں قادیان شریف جارہے ہیں

غیر احمدی۔ کیا آپ صرف احمدی ہیں (دوسرے کو مخاطب کرکے) لیجئے مولوی صاحب آپکا تو شکار آگیا ہے۔

شمس۔ احمدی اور محمدی دونوں ہیں۔

غیر احمدی۔ آپ کی جماعت خاص طور پر اپنے آپ کو احمدی کہلواتی ہے۔

شمس۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نام ہیں احمد۔ اور محمد۔ آپنے آپکو کہنا شروع کیا۔ لیکن احمدی نہ کہا۔ اور نام کی مطلق پروا نہ کی احمدی کہلانیکی بجائے کوئی شخص حنفی کہلانے لگا کوئی شافعی خدا تعالیٰ نے ہمیں سیدھے رستہ کی طرف ہدایت دی ہم حنفی و شافعی کہلانے کی جگہ اپنے آپ کو احمدی کہنے لگے دوسرے امام ربانی مجدد الف ثانی نے مکتوبات میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں حقیقت محمدیت حقیقت احمدیت میں جلوہ نمائی کریگی لہذا مسیح موعود آچکا اسوجہ سے اسکو ماننے والے احمدی کہلاتے ہیں۔

غیر احمدی۔ آپ کی جماعت تو بہت قلیل ہے۔

شمس۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قلیل من عبادی الشکور میرے بندوں میں سے قلیل ہی شکر گذار ہوتے ہیں۔

غیر احمدی۔ حدیث میں آتا ہے من شذ شذ

شمس۔ من شذ شذ۔ میں تو وہ لوگ مراد ہیں جو جماعت سے علیحدہ ہو جائیں۔ اسوقت تمام دنیا کے مسلمانوں میں سے صرف ہماری جماعت ہی جماعت کہلانیکی مستحق ہے کیونکہ جماعت وہی ہو سکتی ہے جو ایک نظام کے ماتحت ہو اور اسکا کوئی امام ہو۔ مسجد میں بہت سے لوگ اگر علیحدہ علیحدہ نماز پڑھ رہے ہوں۔ تو کوئی نہیں کہے گا کہ جماعت ہو رہی ہے۔ ہاں اگر دو مقتدی ہونگے اور ایک امام تو کہا جائیگا کہ جماعت ہو رہی ہے۔ موجودہ وقت میں صرف احمدی جماعت ہی ہے جو ایک امام کے ماتحت ہے اور جسکے افراد نے ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کی ہوئی ہے۔ اور وہ اسکے احکام پر چل رہے ہیں اسلئے من شذ شذ میں وہ لوگ شامل ہیں جو کسی امام کے ماتحت نہیں ہیں۔ اور امام الزمان کے منکر ہیں۔

غیر احمدی۔ امام کسے کہتے ہیں۔

شمس۔ جسکی اقتدا کیجائے۔ انبیاء کے لئے بھی امام کا لفظ بولا جاتا ہے۔

غیر احمدی۔ جنس اور فصل بنا کر تعریف کریں۔

شمس۔ میرے نزدیک اسکی تعریف لفظی ہو سکتی ہے ورنہ آپ بیان کریں۔

غیر احمدی۔ انسان کی تعریف حیوان ناطق ہے یا نہیں۔ کریں

شمس۔ ہے حیوان جنس ناطق فصل ہے۔ اچھا آپ اسطرح شیر کی تعریف کریں

غیر احمدی۔ حیوان مفترس

شمس۔ یہ تو بھیڑیئے اور دوسرے پھاڑنیوالے درندوں پر بھی صادق آتی ہے۔ اسلئے یہ تعریف مانع نہیں ہے۔

غیر احمدی۔ یہ تو ایساغوجی میں لکھی ہے۔ **شمس**۔ میرے نزدیک یہ غلط ہے۔ کوئی جامع و مانع تعریف کرو۔ **غیر احمدی**۔ نقل میں عقل کو کوئی دخل نہیں۔

شمس۔ ہم بے عقل نہیں خدا تعالیٰ نے عقل اسی لئے دی ہے کہ جید اور ردی کی شناخت کریں۔ ایساغوجی ہمارے مسلمات سے نہیں کہ جو کچھ ایساغوجی میں لکھا ہے۔ ہم اسے ضرور ہی تسلیم کریں۔ اگر کوئی مفسر غلط تفسیر کرے ہم اسکا بھی انکار کر دیا کرتے ہیں۔ اور کرتے ہیں۔ کہ اس مفسر نے یہ غلط تفسیر کی اور آیت کے اصل مفہوم کو نہیں سمجھا۔ **غیر احمدی**۔ مفسرین نے جو کچھ لکھا ہے سب صحیح ہے آپ ان سے زیادہ سمجھنے والے کہاں سے آگئے۔ **شمس**۔ تفسیر جلالین میں لکھا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ حضرت زینب پر عاشق ہو گئے۔ اور آیت وتخفی فی نفسک سے یہی مراد ہے۔ کہ آپ اپنے دل میں حضرت زینب کی محبت کو چھپائے ہوئے تھے۔ کیا آپ ان معنوں کو صحیح تسلیم کرینگے۔ **غیر احمدی**۔ ہوا کیا اگر وہ عاشق ہو گئے تھے

شمس۔ اب میں کیا کہوں کہ کیا ہوا آپکی عقلوں پر پردہ پڑ گیا کسی آریہ یا عیسائی سے کہکر دیکھنا کہ کیا ہوا **غیر احمدی**۔ مولوی صاحب یہ تو بخاری میں بھی لکھا ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ قرآن مجید کی کوئی آیت چھپانا چاہتے تو اس آیت کو چھپا لیتے معلوم ہوا کہ آپ عاشق ہو گئے تھے۔ **شمس**۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں سمجھے۔ اصل بات یہ ہے کہ عرب میں متبنیٰ کی بیوی سے شادی کرنا ایسا سمجھا جاتا تھا جیسا اپنے حقیقی بیٹے کی بیوی سے شادی کرنا اسلئے ایسے وقت میں حضرت زینبؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شادی کرنا۔ قوم کیلئے سخت ابتلا کا موجب نظر آتا تھا۔ اور خطرہ تھا کہ کہیں بہت سے لوگ مرتد نہ ہو جائیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہو چکا تھا کہ ہم نے تیرا نکاح کر دیا ہے۔ پس حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ کہ گھر آپ لوگوں کے ڈر سے کہ یہ لوگ مخالفت کرینگے اور دین سے مرتد ہو جائینگے۔ کسی آیت کو چھپانا چاہتے تو یہ نکاح والی آیت تھی آپ اسکو چھپا لیتے۔ اور نہ نکاح کرتے تاکہ وہ لوگوں کیلئے ابتلا کا موجب ہوتا۔ مگر آپنے اس آیت کو بھی نہیں چھپایا بلکہ ظاہر کیا اور نکاح کر لیا اور لومۃ لائم کی بالکل پرواہ نہ کی۔ (باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

پرینڈہاک کمیٹی امرتسر کو پیغام

ذیل میں نہایت ادب سے مکرمہ پرینڈہاک کمیٹی امرتسر کی خدمت میں ایک پیغام ارسال کرتا ہوں۔ جو سردار نرنجن سنگھ صاحب احمدی چوک بازار قادیان میں اپنے لیکچروں میں سناتے رہے ہیں۔ امید ہے کہ اکالی صاحبان عموماً اور ارکان کمیٹی مذکورہ بالا خصوصاً مفصلہ ذیل امور پر غور کر کے کسی خاص نتیجہ پر پہنچیں گے۔ جب تک گرو گرنتھ صاحب کی تعلیم پر اکالی صاحبان عملدرآمد نہیں کرینگے۔ گرو کے سراپوں سے بچ نہیں سکتے۔ سردار نرنجن صاحب کے لیکچروں کا خلاصہ ہدیہ خدمت عالی ہے۔ علاوہ سکھ احمدی بزرگوں سے التماس ہے کہ جہاں کہیں بھی سکھوں اور خالصہ بہادروں سے انکا میل ملاپ ہو انکو یہ پیغام پہنچا دیں۔ اپنی طرف سے تبلیغ حق کے بیج بکھیر دینے چاہئیں۔ زرخیز زمین کے روحانی پودے ضرور اگینگے۔ خواہ دیر سے ہی اگیں۔ ہمیں ناامید ہرگز نہونا چاہیئے۔

خالصہ قوم مسلمانوں کے دور افتادہ فرقہ ہی سے ایک فرقہ ہے۔ میں حیران ہوں۔ کہ ہم لوگ کیوں ان لوگوں کی خبر نہیں لیتے۔ جو اکثر امور میں ایک مسلمان ہی ہیں۔ حسب ذیل پیغام ہے۔

(۱) مبارک ہو کہ گورو نانک جی مہاراج کی دوسری شادی مسلمانوں کے گھر ثابت ہو گئی۔ سات برس میں ماتا جی سے دو کنیاں پیدا ہوئیں۔ اب بھی اگر کوئی گورو صاحب کو مسلمان نہیں جانتا وہ پاپی ہے۔ جب گورو صاحب نے مسلمان کے شادی کر لی تو پھر انکے ہاں کھانا کھا کر پکے مسلمان ہو گئے (سکھمنی سے راج دی تیہا)

(۲) گرنتھ صاحب جی میں بارہا گرو صاحب کا حکم ہے۔ کہ جو کوئی نماز باجماعت ادا نہیں کرتا۔ وہ لعنت پاپی اور دوزخی کہلائیگا ہے (سری راگ محلہ پہلا)

(۳) گرو صاحب نے فرمایا جو حضرت محمدؐ پر درود نہیں بھیجتا اسے اگلے جہان میں برکت نہیں ملے گی۔ یعنی دوزخ میں گریگا اور بہشت میں نہیں جاوے گا (سری راگ محلہ ۱)

(۴) گرو صاحب نے فرمایا جو حضرت محمدؐ کی پیروی نہیں کرتا وہ ضرور جلتے دوزخ میں جلے گا (گرنتھ صاحب شلوک محلہ ۵)

(۵) گرو صاحب نے فرمایا کہ بخوقت وہ نماز پڑھو جس کا قرآن میں ذکر ہے کیونکہ آخر قبر میں جانا ہوگا (سری راگ محلہ اگھڑ ۴)

(۶) گرو صاحب نے فرمایا کہ تیس روزے رکھنے فرض ہیں۔ اور پانچ نمازیں باجماعت ادا کرنی چاہئیں ورنہ شیطان سے رہائی نہ ہوگی (سری راگ محلہ اگھڑ ۳)

(۷) گرو صاحب نے گرنتھ میں کہیں نہیں لکھا۔ کہ جب جی صاف کا ور د کرنا ضروری ہے یا تند صاحب یا راہ راست یا سکھ منی کا پڑھنا واجبات سے ہے۔ لیکن نماز اور روزے حضرت محمدؐ کی پیروی کو فرض ٹھہرایا (محلہ اشلوک محلہ ۵)

(۸) گرو صاحب نے مندر اور گوردوارے میں جانیکا حکم نہیں دیا۔ مگر مسجد میں جانیکا بار بار حکم دیا ہے۔ اب کس کا حکم مانو گے گرنتھ صاحب محلہ ۳)

(۹) گرو صاحب نے گرنتھ صاحب میں کہیں نہیں فرمایا کہ جو کیس کچھ کرپان نہیں پہنے گا وہ دوزخی ہوگا۔ مگر نماز نہیں پڑھنے والے کو دوزخی قرار دیا ہے۔ بلکہ بے نماز کو کتا قرار دیا ہے گرنتھ صاحب محلہ ۵)

(۱۰) گرو صاحب نے فرمایا کہ مر کر کیڑے مکوڑوں میں جنم لینا غلط اور نادرست ہے۔ بلکہ جونوں کا مسئلہ کو وہم اور لغو ٹھیرایا ہے (شلوک محلہ ۱) ہمیں تو گرنتھ صاحب نے مسلمان کرایا اب ہم گرنتھ صاحب کو ترک نہیں کر سکتے۔ اگر گرنتھ صاحب سے رو گردانی کریں تو اسلام سے بھی انکار لازم آتا ہے گرنتھ صاحب اور اسلام کی تعلیم ایک ہی ہے۔

(۱۱) سکھوں کی نماز یعنی نت نیم اور جنم ساکھی بھائی بالا میں مشترکہ گوئی ہے۔ کہ جگت کا عیسیٰ یعنی بڑا گرو تحصیل بٹالہ (قادیان) میں ہوگا اور وہ زمیندار ہوگا۔ اے پیارے مترو! اے سجھو اگر وصاحب کا بچن مانکر ان کے سراپوں سے بچ جاؤ۔ اور آنیوالی نسلوں اور اپنے بچوں کو امن وصلح کا وارث بناؤ انہیں گرنتھ صاحب پر عمل کرنے دو۔

(۱۲) گرنتھ صاحب مذہبی کتاب شریعت والی نہیں ہے جسمیں حرام وحلال کے احکام ہوں۔ جو ان سوالوں کا جواب شافی دے دو ہزار روپیہ انعام لے۔

(۱۳) گرنتھ صاحب میں مسلمان بننا مشکل اور اعلیٰ کام قرار دیا ہے۔ مگر سکھ یا ہندو بننے کا ذکر تک نہیں کیا (شلوک محلہ ۱ صفحہ ۱۹۲) پس اس سے صاف ثابت ہوا کہ گرو صاحب مسلمان بننے کا حکم صادر فرماتے ہیں۔ ہندو یا سکھ بنے کا ارشاد نہیں کرتے۔ مذکورہ بالا باتیں سکھوں کی معتبر کتاب گرنتھ صاحب جی سے بحوالہ صفحہ ہم نے اپنی کتاب "اسلام اور گرنتھ صاحب" سے ہی لکھدیا ہے۔ اب سکھ یا تو گرو نانک صاحب کو مسلمان تسلیم کر کے مسلمان ہو جائینگے یا گرو نانک صاحب کو برا بھلا کہیں گے۔ دراصل اصل سکھ ہیں ہوں جس نے گرنتھ صاحب کی باتیں مانکر نماز شروع کر دی اور جب جی صاحب تند صاحب راہ راست سکھ منی وغیرہ کو ترک کر دیا کیونکہ نماز کا حکم گرو صاحب نے بار بار دیا۔ مگر جپ جی صاحب وغیرہ کا حکم گرنتھ صاحب میں ایک بار بھی نہیں دیا۔

(۱۴) کتا کرتنگ یعنی مرزا کہا کرا کالیوں اور مہنتوں کے چوکہ میں دورہ کر آتا ہے مگر جونکا پلید نہیں ہوتا۔ مگر مذہبی سکھ کے ستا بھی پڑ جائے سب کچھ پلید ہو جاتا ہے۔ پس اے مذہبی سکھو! تم کتے سے بدتر کیوں بنتے ہو آؤ مسلمان ہو جاؤ تاکہ تمہیں دہی آزادی ہو جائے۔

(۱۵) اکالیوں نے مذہبی سکھوں سے اچھی اچھی لڑکیاں لیکر انکو شدھ کر لیا۔ مگر مذہبی سکھوں کو گنگا کہلا کر شدھ نہیں کر سکتے یہ بھید کھولا نہیں جاتا کہ لڑکیوں کو تو تم پاک کر لیتے ہو۔ مگر مذہبی لڑکوں اور مردوں کو پاک کر کے چونکے میں نہیں بٹھا سکتے۔

(۱۶) گورو گوبند صاحب نے کہا تھا دا نگریٹے گورو کے بیٹے تجے انگ نال لیئے ٹا، یعنی مذہبی سکھ گرو کے بیٹے کو نہایت پیارے ہیں اسلئے انکو ہمیں ملا کر ہمیں دائیاں میں لیکر چلتی کرو لگا ہوں۔ مگر افسوس! مذہبی سکھوں کو دائیں ہاتھ سے بھائی کیسا تھ نہیں لگایا گیا کیا پیدا ہوتے ہوئے ان کے بدن پر کوئی مہر لگی ہوتی ہے؟ پھر کیا وجہ ہے کہ تم انکو چوڑھوں کے ساتھ کیسا تھ شمار کرتے ہو۔

(۱۷) مذہبی سکھ سند رجوان خواہ ہزار شنیدہ پڑھے اور لاکھ مرتبہ جپ جاپ اور نند صاحب اور نت نیم کو سالہا سال اٹھارہے مگر وہ پہرا زلی ابدی چوڑھا شمار کرتے ہیں۔ مگر شراوی اور نرانی سکھ جو دیا اور گیان سے نادان اور نہیں ست ہو رہے ہیں مذہبی سکھ وودوان اور گرنتھی سے افضل شمار کرتے ہیں۔ اب انصاف اور دین دھرم کسکے دروازہ پر گریہ وبکا کر رہا ہے۔

(۱۸) گرو صاحب نے گرنتھ صاحب میں تیرتھوں پر جانے اور اشنان کرنے سے روکا اور ڈانٹا مگر افسوس! صد افسوس!! گرو گرنتھ صاحب کی تعلیم کو پس پشت ڈالکر تیرتھاں اور امرتسر اور ہر دوار کے تیرتھوں پر جوق در جوق سکھ اشنان کرنے جاتے ہیں۔ ہندوؤں کی کاسہ لیسی نے انہیں بت پرست اور تیرتھ پرست کر دیا۔

(۱۹) مکہ میں گرو نانک صاحب کی قاضی رکن الدین صاحب سے "اسلام علیکم" ہوئی اور گرو صاحب نے (کن وچ انگلیاں پائے کے تب نانک دتی بانگ) کانوں میں انگلیاں ڈال کر اذان دی۔ اور مسلمانوں سے اسلام علیکم کیا کرتے تھے۔ مگر اے تعصب! تیرا خانہ خراب!! تو نے بڑے بڑے وودوان گرنتھی، سکھوں کو اپنا شکار کر کے انکے ہاتھ میں سنکھ دیدیا۔ السلام علیکم ترک کرا کر ست سری اکال منہ میں رکھدیا۔ حالانکہ شبد کہتا ہے کہ دتی بانگ نہیں اون جاگرے۔ پھال جہز ان دے ماڑے"، یعنی جو لوگ اذان نہیں دینے انکی قسمت مرگئی پھر فرمایا کہ اگر اشنان کرنے سے اگر خدا ملتا ہے۔ تو مینڈک تو ضرور نجات پاویگا کیونکہ وہ ہر وقت پانی میں اشنان کرتا ہے اور سنکھ بجانے سے اگر پرمیشور خوش ہوتا ہے تو گدھا ضرور پرمیشور کا بھگت بنجاوے گا۔ کیونکہ وہ خوب بانگ دیا کرتا ہے۔

(۲۰) اگر گرو نانک گرو ارجن دیو جی وغیرہ نوگرو بغیر پوپل لینے کے اور بغیر پانچ ککے پورا کرنے کے اور کڑا کیس کچھ کرپان اور کنگھا استعمال کرنیکے بغیر ہی پکے سکھ تھے تو تم بھی انکی طرح پکے سکھ بن سکتے ہو۔ اگر پہلے نوگرو مذکورہ بالا شرائط پورا کر نیکے بغیر کچے اور ناقص سکھ تھے تو تم انکو استعمال کر کے گرو نانک دیو جی اور ارجن داس جی سے آگے قدم کو رکھکر انکا ادب کیوں کھوتے ہو آؤ باز آجاؤ انکی بے ادبی گرو کے لئے پاپ ہے۔

نوٹ۔ اگر کوئی مخلص مذکورہ بالا جامع مضمون کو گورمکھی میں چھپوانے کا خرچ ادا کر دے تو سکھ قوم پر اتمام حجت ہو سکتی ہے۔ اور جہاں اکبر کا اسے ثواب ملے گا۔

عبدالرحمن ریویو ٹر از قادیان

الحکم کا یگانہ ناز کہ وہ عہد احمدی کی یادگار ہے

الحکم اور اسکے چلانے والے ہمیشہ اس امر پر بجا فخر کرینگے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد سعادت کی یادگار ہے۔ الحکم کو خدا تعالیٰ نے یہ سعادت و عزت عطا کی کہ وہ آپ کے کلمات طیبات کا امین ہے اسکے ذریعہ ہزاروں مردوں نے دوبارہ زندگی حاصل کی اور بیشمار اندھے اور بہرے دیکھنے اور سننے لگے۔ میں جب بھی اس کی یاد کرتا ہوں تو میرے ہر بن مو سے حمد الٰہی کا ایک ترانہ نکلتا ہے کہ ان سے میرے جیسے بیکس افسر کس میپرس کو یہ شرف عطا فرمایا ہے الحکم کی ان خدمات کا اظہار کرتے ہوئے عزیزی شمس نے اپنی خدمات کو پیش کیا ہے۔ میں نے الحکم میں اس قسم کے خطوط چھاپنے سے اکثر پرہیز کیا ہے مگر میں اس خط کو محض ایک تاریخی حیثیت سے درج کرتا ہوں۔ شمس نے الحکم کی قلمی خدمت کیلئے جو بیری غیر حاضری میں عزم کیا ہے وہ بہت قابل قدر ہے اور میں اسکا اعتراف پچھلی اشاعت میں کر چکا ہوں اب مجھے ایسے احباب کی ضرورت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد سعادت کی اس یادگار کو میری غیر حاضری میں مالی مشکلات سے بچانے میں اسکے لئے صرف یہ چاہتا ہوں کہ تین سو اجنبس اسکو خریدیں اور اسطرح انہیں یہ ابدی عزت نصیب ہوگی۔ کہ وہ حضرت کے عہد سعادت کی یادگار کو زندہ رکھنے والے تھے،

عازم یورپ عرفانی

خدا تعالیٰ کے فضل سے آپنے سلسلہ کی بہت سی خدمات سرانجام دی ہیں ان خدمات جلیلہ میں سے ایک عظیم الشان خدمت جو آپنے کی وہ اخبار جاری کرنا تھا۔ اخباری دنیا میں جو عزت و فضیلت اخبار الحکم اور اسکے ایڈیٹر کو حاصل ہے وہ کسی دوسرے اخبار اور ایڈیٹر کو بحیثیت ایڈیٹر ہونیکے حاصل نہیں ہو سکتی۔ اب آسمان لاکھ چمکے کہائے۔ اور زمانہ کتنی ہی کروٹیں بدلے مگر وہ رتبہ جو الحکم کو حضرت مسیح موعودؑ کے زندگی کے ایام میں خدمت کرنے کا حاصل ہے۔ کسی اور اخبار کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ اخبار الحکم اسوقت جاری ہوا۔ جبکہ حکم و عدل کی تائید کرنا عین حمایت کو ایک اخبار کی از حد ضرورت تھی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تازہ بتازہ وحی اور الہامات اور آپکی زبان مبارک سے روزانہ جھڑنے والے پھول اور آپکے قلم سے نکلنے والے چمکدار موتیوں کے لیکھنے کے لئے افراد جماعت کی آنکھیں ترستی رہتی تھیں اور آپکی مریضوں کو شفا دینے والی اور بیقرار دلوں کو تسکین دینے والی تقریریں مریضوں اور مضطربین کے پاس نہ پہنچ سکنے کی وجہ سے انکے دلوں کو اور زیادہ پریشان کرتی تھیں ایسی حالت میں اخبار الحکم کا جاری ہونا جماعت کے واسطے کوئی کوئی معمولی بات نہیں تھی۔ بلکہ وہ ایک روح افزا اور زندگی بخشنے والی چیز تھی۔ پس خدا تعالیٰ نے آپکو توفیق دی۔ اخبار الحکم کے ذریعہ جماعت کی مناسب ضروریات کو پورا کریں وہ والله ذو الفضل الله یوتیه من یشاء،،

پس احمدی جماعت آپکی اس خدمت جلیلہ کی تہ دل سے شاکر ہے۔ اور خدا تعالیٰ سے ہماری بھی دعا ہے۔ کہ اے خدا جسطرح تو نے اپنے حکم و عدل کی طرف انوار اشباب کو لوٹایا اسیدم ہمیں بھی وہ دو دن دکھا۔ کہ ہم الحکم کو بھی آپنی پہلی آب و تاب سے نکلتا دیکھیں۔ جسطرح کہ حکم و عدل کے زمانہ میں نکلتا تھا۔ اب پھر خدا تعالیٰ نے آپکو نہایت مبارک موقعہ خدمت کا عطا فرمایا ہے۔ آپ جس سفر میں جا رہے ہیں۔ وہ کوئی معمولی سفر نہیں دمشق بھی جانا ہوگا۔ تو یہ ایک ایسا سفر ہوگا۔ کہ جو آئندہ آنیوالی نسلوں میں سے کسی کو نصیب نہیں ہو سکتا یہ سفر ایک ایسا مبارک سفر ہے کہ جسکی خبر سرور کائنات فخر موجودات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے دی ہے۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ میں تحریر فرمایا ہے۔ وہ ثم یسافر المسیح موعود او خلیفۃ من خلفائہ الی الارض دمشق،، پس مبارک ہیں وہ اصحاب جو اس سفر میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ہمراہ جا رہے ہیں۔ پس آپکو اس سفر پر مبارکباد دیتا ہوا دعا کرتا ہوں کہ جو خدمت آپکے سپرد کیگئی ہے۔ اسکے سرانجام دینے کی خدا تعالیٰ آپکو توفیق عطا فرماوے اور بخیر و عافیت تمام قافلہ کو مظفر و منصور قادیان دارالامان واپس لائے ان شاء اللہ حسب استطاعت آپکی غیبوبت میں الحکم کیلئے مضامین بھیجتا رہے گا۔ گران ایام میں خاکسار قادیان ہوتا تو جہاں تک ہو سکتا اخبار کو خوبتر ترتیب دیا کرتا مگر جیسا اب جو خدمت ہو سکتی ہے بجالاؤنگا واللہ الموفق امید ہے کہ آنجناب بھی بندہ کو اپنی دعاؤں میں یاد فرمائینگے اور نیز میرے والدین صاحب کی ہر قسم کی بہتری و بہبودی کیلئے دعا فرماتے رہیں گے حافظ مختار احمد صاحب سلام علیکم کہتے ہیں دہلی سٹیشن پر انشاء اللہ ملاقات ہوگی۔ والسلام

خادم۔ جلال الدین شمس از شاہجہانپور

آریون کی غلط بیانیاں اور واقعات سے انکی تردید

آریہ لوگ ہندو پبلک کو دھوکا دینے کے لئے آئے دن فرضی شدھی کی طویل داستانیں اخباروں میں شائع کرتے ہیں چنانچہ دو منتری بھاوتہ ہندو شدھی سبھا،، زیر عنوان بہار پر ہندو شدھی سبھا کیطرف سے شدھیان مورخہ 23 6/24 میں اخبار تیج میں لکھتا ہے۔ دو 17 6/24 کو موضع اسیار میں رہے ہوئے دو آدمیوں کی شدھی لال چندجی دیدی نے کرائی،، ہم نے اسکے متعلق تحقیقات کرائی۔ 17 6/24 اور اسکے بعد ابتک کوئی شدھی اسپار میں نہیں ہوئی اور دین اسلام پر قدیم ہیں ہر موقعہ 6/24 کے صبح میں متقی مذکور لکھتے ہیں۔ وہ 22 جون 1924ء کو جو پورہیں ساندھ کے چار آدمیوں کو شدھ کیا گیا۔ اسکے متعلق میں نے پورے طور پر معلوم کیا ہے لیکن یہی ظاہر ہوا ہے کہ یہ بات ایک فرضی قلعہ ہے۔ اگر منتری شدھی سبھا اپنے دعوے میں سچا ہے تو سائنہن اور اسپار کے ان آدمیوں کے نام بمعہ ولدیت اور پتوا کر تحریر کریں۔ لیکن مجھے یقین کامل ہے کہ یہ محض ہندو پبلک کے خوش کرنے کے لئے فرضی کارروائی دکھائی جا رہی ہے امید ہے کہ آئندہ آریہ منتری ایسے افعال قبیحہ سے اپنے آپکو بچائینگا۔ اور جھوٹ سے بچنے کی کوشش کریگا والسلام

شیخ یوسف علی بی۔ اے قائمقام احمدیہ دارالتبلیغ آگرہ

خدام الصوفیہ کی سرگرمیاں

زمیندار ۲۱ جولائی میں ناظم وفود جمعیۃ خدام الصوفیہ آگرہ کی طرف سے ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے جسمیں لکھا ہوا ہے

وکہ ہر انجمن اصلامیہ نے کم و بیش اس کار خیر میں حسب استطاعت حصہ لیا اور لے رہی ہیں۔ مگر جتنی محبت و کوشش و جان نثاری حضرت قبلہ شاہ صاحب علی پوری نے کی ہے اسکی نظیر ملنی زمانہ میں مشکل ہے۔

میں نے ڈیڑھ سال میدان فتنہ ارتداد میں کام کیا ہے۔ اور سب علاقہ کا دورہ کیا۔ واقعی جو کام خدام الصوفیہ نے کیا اسکی نظیر ملنی مشکل ہے۔ کیونکہ کسی جماعت نے ایسا نہیں کیا۔ کہ جس گانوں میں ایک ایک ملکانہ کا گھر ہو۔ وہاں پانچ چھ اشخاص ہاتھ پر ہاتھ رکھکر بڑے اطمینان سکون سے کی باتوں میں اپنے دن گذارتے ہوں مجھولا ضلع ایٹہ میں ایک گانوں ہے وہاں صرف ایک ملکانہ ہے۔ جان نثاران خدام الصوفیہ کے پانچ چھ اشخاص نے اپنی قربانی کا وہ نمونہ دکھایا۔ کہ صرف اس ایک ملکانہ کی خاطر اس گانوں میں اللہ کے نعرے لگایا کئے اور ارد گرد کے دیہات مثلاً امسنگھ کے نگلہ میں جہاں شدھیان ہوئیں انہوں اسطرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔

شمس

دجال اکبر تو آچکا مسیح کہاں ہے

اہلحدیث جواب دے،،

پرچہ اہلحدیث مورخہ ۵ ذی الحجہ ۱۳۴۲ھ میں اخبار اہلحدیث کی تعریف کرتے ہوئے صفحہ ۶ کالم ۲ میں لکھا گیا ہے۔ کہ

وہی وہ اہلحدیث ہے۔ جس نے دجال اکبر اور دیگر مدعیان نبوت کے طوطے اڑا دیئے۔ اور ایسا دم بخود کیا کہ انہیں سانس تک نصیب نہ ہوا۔ اور بے نیل مرام چلتے بنے،،

اب سوال یہ ہے کہ دجال اکبر دنیا میں بقول آپکے آگر بے نیل مرام چلتا بنا۔ مگر مسیح کہاں چھپا رہا۔ حالانکہ قاتل دجال احادیث میں مسیح موعود کو

سفر یورپ کی تقریب پر الحکم کا رعایتی اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذرہ نوازی نے خاکسار ایڈیٹر الحکم کو بھی اپنے سفر یورپ میں ہمرکاب رہنے کی عزت عطا فرمائی ہے اور وہ اس سفر میں سلسلہ کے خادم قدیم اور ہسٹورین کی حیثیت سے جا رہا ہے اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے کہ وہ ان توقعات کو پورا کر سکے جو اسکے محسن آقا اور رفقائے کار نے مقرر کئے ہیں میری غیر حاضری میں الحکم اور تادیب النساء کا کیا انتظام ہوگا اسکے متعلق میں انشاء اللہ العزیز روانگی سے پہلے اعلان کرونگا اور اپنی جماعت کے فرائض متعلقہ الحکم پر توجہ دلاؤنگا الحکم قوم کی امانت ہے اور میں اسے قوم ہی کے سپرد کر کے اس سفر پر جا رہا ہوں اس حفاظت و استحکام اب قوم کا کام ہوگا اس تقریب کی خوشی میں میں نے پسند کیا ہے کہ کارخانہ الحکم کی موجودہ کتب رعایتی قیمت پر فروخت کر دیجائیں جو احباب اس تحریک میں حصہ لیں گے وہ یہی نہیں کہ نہایت مفید اور ضروری کتب قریباً مفت حاصل کریں گے بلکہ وہ اس اپنے خادم قدیم کارخانہ کو ایڈیٹر الحکم کی غیر حاضری میں مدد دینے والے ہونگے کارخانہ الحکم کی جملہ کتب سوائے سیرت مسیح موعود اور حیات النبی کے رعایتی قیمت پر دیجائینگی۔

(۱) ان کتابوں میں قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیری نوٹوں کے پارے بھی ہیں جنکی مجموعی قیمت دس روپیہ ہے مگر رعایتی قیمت صرف چار روپیہ علاوہ محصولڈاک ہوگی

(پارہ ۲۴ لغایت ۳۰ و پندرہ لغایت ۱۷)

۲- مراۃ الجہاد۔ جسمیں مسئلہ جہاد کی حقیقت اور اعتراضات کے تفصیلی جوابات ہیں اصلی قیمت ۴ر رعایتی قیمت (۱۲)

۳- مکتوبات احمدیہ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے مکتوبات اصل قیمت فی حصہ ۸ر رعایتی قیمت ۴ر

۴- خطبات کریمیہ۔ حضرت مولانا عبدالکریم رضی اللہ عنہ کے خطبات۔ اصل قیمت فی جلد ۴ر رعایتی قیمت ۲ر

۵- مالابار میں احمدیت کی تاریخ: حضرت خلیفۃ المسیح کی پسندیدہ مجاہد مصری کی تصنیف اس کتاب کی آمد مجاھد مصری کے لئے مخصوص ہے اور مجاہد مصری ہی نے اسکو چھپوایا تھا پس اس کتاب کی خریداری سے مصری مشن کی تائید کا ثواب بھی ہوگا اس کتاب میں کوئی رعایت نہیں قیمت ..... (۱۰ر)

برہان الحق: عیسائی مذہب کی تردید میں نہایت قابل قدر رسالہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد سعادت میں ایک نومسلم گریجویٹ نے لکھا قیمت اصلی ۳ر رعایتی قیمت ..... ۱۰ر)

ادعیۃ القرآن: قرآن مجید کی دعائیں اور انکا ترجمہ (قاضی اکمل صاحب کا کیا ہوا) قیمت رعایتی (۱ر)

احمدی خاتون کے فائل

احمدی خاتون کے فائل پچھلے سالوں کے صرف پچاس درخواستو

چار روپیہ میں حکیم حاذق

آئین کدہر ہیں آج قدردان کمال کے
کاغذ پہ رکھدیا ہے کلیجہ نکال کے

مجربات نورانی یعنی طب انسانی: بزبان اردو جو کمال جستجو کے برسوں کی عرقریزی کے بعد حکماء سلف کی پرانی بیاضوں کے نسخوں کی چھان بین کر کے آنکھوں کا تیل نکال کر تالیف کی ہے جسمیں انسانی جسم کے تمام امراض نئے اور پرانے ظاہری و داخلی اور خارجی تمام بیماریوں کا سر سے پانوں تک شرطیہ اور مجرب العجرب ۸۵۰ نسخہ جات صدر مخفیہ درج کئے گئے ہیں گویا علم حکمت بحر لامتناہی کو ایک کوزہ میں بند کر دیا گیا ہے مجربات کیا ہے گویا یونانی طب کا سرمایہ حیات اور متاع زندگی مانی جا چکی ہے اگر آپ اپنی اور اپنے خویش و اقارب کی زندگی بخیر و عافیت گذارنا چاہتے ہیں تو آج ہی مجلد مجربات نورانی منگا کر ملاحظہ فرمائیے جو وقت بیوقت آپ کو مدد دیگی اور اسکے بیان کردہ قوانین پر عمل کرنے سے انسان ہمیشہ تندرست اور توانا رہ سکتے ہیں اور ہر ایک شخص اس سے مستفیض ہو سکتا ہے خصوصاً اہل حکمت کے لئے رہبر کامل ہے کتاب حجم ۴۶۰ صفحہ تقطیع ۲۲ × ۱۸ کا اور چھپائی دیدہ زیب قیمت مجلد للعہ ربلا جلد ہے ر؛

ملنے کا پتہ۔ حکیم نور محمد کشمیری بازار لاہور

۴ کی تعمیل ہوگی ان میں خواتین کے لئے نہایت مفید لٹریچر جمع کیا گیا ہے یعنی سالوں کے فائل ہیں ایک مکمل فائل کی قیمت ۴ر رعایتی قیمت ۴ر تادیب النساء کی پہلی جلد بھی رعایتی قیمت پر ملیگی صرف پچاس درخواستوں کی تعمیل ہوگی۔ اصل قیمت للعہ فی جلد رعایتی قیمت ۴ر ہے یہ رعایت آخر جولائی ۲۴ء تک ہوگی اسلئے جلد درخواستیں بھیجدیں تمام درخواستوں کی تعمیل بذریعہ وی پی ہوگی۔

درخواستیں بنام منیجر الحکم ہوں

ضروری اطلاع

عنقریب الحکم کے وی پی بقایا داران ناظرین کی خدمت میں ارسال کئے جائینگے ہیں۔ وصول فرما کر کارخانہ کو مشکوری کا موقعہ دیں

منیجر و مہتمم الحکم

ہوالشافی

مشکلیں آسان ہوئیں دکھ درد سب جاتے رہے

اکسیر اعظم یا اکسیر جریان: خوشخبری ہو کہ ہماری آٹھ دس سالہ محنت اور کامل توجہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں معجون شاہی جیسی اکسیر اعظم جو خالص جڑی بوٹیوں اور قیمتی اجزا سے مرکب ہے عطا فرمائی جو جریان اور خواب میں بلا ارادہ منی کے خارج ہونے اور ان سے پیدا شدہ حملہ کمزوریوں کے ازالہ کرنیمیں فی الواقعہ ایک اکسیر ہے اور لطف یہ کہ باوجود ممسک ہونیکے مقوی باہ بھی ہے بچپن کی بداعتدالیوں اور غلط کاریوں کے جملہ بدنتائج کی اصلاح کرنے میں اسکو ایک خاص خصوصیت ہے۔

۲- روغن اکسیر اعصاب: بعض حالتوں میں اس معجون کے ہمراہ ہمارا تیار کردہ روغن اکسیر اعصاب بھی طلا کرنا پڑتا ہے جو کہ بذات خود ہر ایک قسم کی سستی ضعف کمزوری اعضائے تناسل کے ازالہ کرنے میں بجلی کا کام دیتا ہے۔ فی شیشی روغن اکسیر اعصاب ۴ر

۳- کشتہ طلا: جسکو ہم نے نہایت محنت و احتیاط سے تیار کیا ہے پھر اسمیں یاقوت اور کشتہ فولاد شامل کرنے سے اسکی قوت اور طاقت میں اور بھی چار چاند لگ گئے ہیں اسکے فوائد بیان کرنا گویا سورج کو چراغ دکھانا ہے صرف طب کی مستند کتاب محیط اعظم سے مختصر اقتباس برائے ملاحظہ ناظرین درج کئے جاتے ہیں جو کہ یہ ہیں۔ سونا دل و دماغ کو حرارت عزیزی کو تقویت دینے والا فہم و فکر کو تیز کرنیوالا اور معدہ جگر اور تلی کے ضعف کو دور کرنیوالا امراض سوداوی اور خفقان و توحش غم حزن جنون درد صرع کو نفع دینے والا ضعف باہ اور ضعف گردہ کو رفع کرنیوالا قلب میں اسقدر تفریح پیدا کرتا ہے کہ خواہ مخواہ ہنسنے کو دل چاہتا ہے الغرض عجیب و غریب چیز ہے اس سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہئے قیمت فی خوراک ۲ر اور سینکڑہ خوراک ۱۵۰ر

۴- جب مقوی اعصاب: یہ گولیاں ہر ایک قسم کے ضعف اعصاب میں واقعی اپنے اندر مسیحائی اثر رکھتی ہیں ضعف باہ ضعف دماغ اور ضعف معدہ کے لئے مفید ہیں باقاعدہ مسہلوں کے بعد مایوس العلاج مریض نقوہ وغیرہ میں مبتلا بھی بفضل خدا صحت یاب ہو گئے ہیں قیمت فی سینکڑہ صرف ایک روپیہ میں ۱۶ گولی

۵- مہرہ مروارید: یہ سرمہ بصارت کے لئے ایک اکسیر ثابت ہوا ہے جو انون کی نقص بصارت کو دور کرتا ہے اور بوڑھوں کے لئے از سر نو بصارت عطا فرماتا ہے پرانے لگروں کے لئے بھی نہایت مفید ہے کیونکہ نہ نہایت قیمتی اجزا مروارید اور ماہیران سے تیار کیا گیا ہے

۶- اکسیر سوزاک: سالہا سال کے تجربہ اور تلاش کے بعد یہ اکسیر سوزاک حاصل ہوئی ہے جو نئے اور پرانے سوزاک کو بفضل خدا ایک ہفتہ میں دور کرتی ہے قیمت ایک ہفتہ ۴ر

تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

حکیم صاحب نہایت مخلص پرانے احمدی ہیں اور علم طب میں پرانے تجربہ رکھتے ہیں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ بھی آپکی بعض دواؤں کو استعمال کروائے تھے اخلاص اور محبت کی تیار کیگئی ادویہ بیماروں کے لئے مفید ہوگی؛

مرزا محمود احمد

ملنے کا پتہ: حکیم محمد الدین احمدی گوجرانوالہ